OPEN ACCESS
Al-Duhaa
《Journal of Islamic Studies》
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0154, PP: 116-126

اصحاب صفہ کی دینی و علمی خدمات تحقیقی و تاریخی تجزیہ

A Historical Analysis of the Religious and Scholarly Services of Ashab-e-Sufa

Published: 01-06-2022
Accepted: 15-05-2022
Received: 31-12-2021

Dr. Sohail Akhtar
Lecturer Department of History Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: sakhtar@gudgk.edu.pk
https://orcid.org/0000-0002-9344-7551

Dr. Naseem Akhter
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Email: khtr_nsm@yahoo.com
https://orcid.org/0000-0002-7077-6993

Dr.Zia-ur-Rehman
Lecturer Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir, Bhutto University, Sheringal Upper Dir, Pakistan
Email: ziaktk313@gmail.com
https://orcid.org/0000-0003-2412-4519

Abstract

This research paper primarily deals with the services of Ashab-e-Sufa the companion of the Holy Prophet (PBUH) who were more than one hundred in numbers. The aforesaid research paper mainly covers the scientific and religious services of Ashab-e-Sufa the companions of the Prophet PBUH). This group of Companions of the Prophet who used to spend most of their time in the platform built in front of the Prophet's Mosque due to lack of equipment. Along with scientific and literary services, their services were also sought for the religious education and training of the people in the conquered areas. In this way, the companions of Safa were always ready for jihad in any emergency. The major research question is how these companions of the Prophet (PBHU) served. The preparation of this article has been completed in a standard manner by adopting historical method of research in the light of regular modern method of research. The summary of above mention debate is concluded with that the companion of the Prophet (PBUH) had a great role in the advent of

Islam. Their glorious contribution not only proved significant in the preaching of Islam but also vital due to their educational and literary services. As a result, when we conclude this discussion, it is clear that this group played a vital role in the propagation of Islam in accordance with its scholarly status.

Keywords: *Ashab-e-Sufa, Islam, Education, Masjid Nabvi, Madina, Jihad, etc.*

تعارف

یہ تحقیقی مقالہ اصحاب صفہ کی دینی و علمی خدمات اور اسلام کی سربلندی کیلئے دی جانے والی قربانیوں کا احاطہ کرتا ہے کہ اسلام کی ترقی و اشاعت اور اسلام میں داخل ہونے والے نئے لوگوں کی رہنمائی میں اصحاب صفہ نے کس جرآت و ہمت اور رواداری کے ساتھ کام کیا۔ ہر قسم کی غرض و غایت کے برعکس اور دنیا کی لذتوں سے منہ موڑ کر بے سر و سامانی کے عالم میں مسجد نبوی کے سامنے بنائے گئے چبوترے کو دنیا کی عظیم ترین درس کا درجہ ہی نہ دیا بلکہ اسلام کی اولین جامعہ بنا کر یہاں سے رشد و ہدایت کی کرنیں کائنات کو منور کرنے لگیں۔ اسلام کی اشاعت اور تعمیر و ترقی میں اصحاب صفہ کی خدمات کلیدی حیثیت کی حامل ہیں یہ جہاد کا موقع ہو یا اسلام کی تبلیغ یا نو مسلموں کی تربیت اس حوالے سے اصحاب صفہ کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ انہیں کے متعلق یہ آیت بھی نازل ہوئی، وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ "الخ۔[1] صحیح بخاری میں ہے ابوہریرہ نے فرمایا میں نے 70 ستر اصحاب صفہ کو دیکھا جن میں سے کسی ایک کے بدن پر بھی چادر نہ تھی' یا لنگی (تہ بند) تھی' یا کمبلی' جس کو گلے میں انہوں نے باندھ رکھا تھا۔ کسی کے آدھی پنڈلی تک تھی کسی کے ٹخنوں تک۔ اپنے ہاتھ سے وہ اس کو سمیٹے رہتا تھا تاکہ عورت (ستر۔ پردہ) نہ کھل جائے۔[2]

تحقیقی طریقہ کار

تحقیقی موضوع اپنی نوعیت کے اعتبار سے تاریخی حوالے سے وابستہ ہے اور اس موضوع کو تاریخی طریقہ اپناتے ہوئے تاریخی ماخذات کی روشنی میں مکمل کیا گیا ہے۔ ان ماخذات میں کتب حدیث، تاریخ اسلام، سیرت و سوانح کی کتب کے ساتھ ساتھ دیگر تاریخی کتب جس میں دونوں پرائمری و سیکنڈری ماخذات شامل ہیں اس تحقیقی موضوع کی تکمیل میں معاون ہیں۔

سابقہ مواد کا جائزہ

کسی بھی تحقیق میں ادب کا مطالعہ اہم کردار ادا کرتا ہے بالخصوص جب کوئی تاریخی موضوع ہو تو اس کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر مستند تحقیق کا پہلو ممکن نہیں۔ چنانچہ اس مقالے کی تیاری میں متعلقہ کتب سے استفادہ کیا گیا۔ ان اہم ماخذات میں سیرہ ہشام، سیرہ ابن اسحاق، طبقات ابن سعد، حیات صحابہ، شمع رسالت کے پروانے، تاریخ طبری، تاریخ مسعودی، البدایہ والنہایہ، سیرہ شبلی سمیت کئی تاریخی ماخذات شامل ہیں۔ پرائمری تاریخی کتب کے علاوہ ثانوی ماخذات، رسالے، مضامین کا مطاالعہ بھی شامل ہے۔

موضوع پر بحث

موضوع پر باقاعدہ کلام کرتے ہوئے سب سے پہلے لفظ صفہ کا معنی و مفہوم کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ اس موضوع اصحاب صفہ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

صفہ کے معنی

صفہ کے معنی ہیں چبوترا، مسجد نبوؐی کے ایک کنارے پر شمال مشرق کی جانب ایک چبوترا تھا جس پر کھجور کے پتوں سے چھت بنا دی گئی تھی اسی چبوترے کا نام صفہ ہے یہاں مہمان آتے ور علم سیکھنے والے صحابہ یہاں مستقل طور پر رہتے یہ حضرات اصحاب صفہ کہلائے اور انہی کی سی صفات رکھنے والوں کو آج صوفیا کہتے ہیں جو صحابہ گھر بار نہیں رکھتے تھے وہ یہی رہتے تھے یہاں کھاتے پیتے سوتے تھے یہ محض عبادت الہی ور محبت رسوؐل کو اپنی زندگی کا اصل مقصد سمجھتے تھے یہ زیادہ تر مہاجرین مکّہ تھے ۔اور آپ ﷺ خود ان لوگوں کو دین اسلام کی تعلیم دیتے تھے۔ مسجد نبوی کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سائبان بنوایا تھا اور یہ صاحبان عام طور پر صفہ کہلاتا تھا۔اکثر بے گھر صحابہ ہی اس مقام پر رہائش پذیر تھے۔ان لوگوں کے بیوی بچے نہیں تھے یہی وجہ ہے ان کو کوئی اور کام نہیں تھا اور وہ پھر یہاں دین کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔اصحاب صفہ کوئی معمولی لوگ نہیں تھے بلکہ بہت متقی تھے۔[3]

اور ان کی شان میں اللہ تعالی نے قرآن مجید کی سورہ کہف کے اندر یوں ارشاد فرمایا تھا:

"اور روک رکھ اپنی جان ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح و شام اس کی خوشنودی اور رضامندی کے لئے پکاتے ہیں۔[4]"

اگر اصحاب صفہ کو دیکھیں تو ان کی کوئی تعداد مستقل نہیں تھی ان کی تعداد میں کمی یا بیشی آتی رہتی تھی۔حافظ ابو نعیم کے خیال میں اصحاب صفہ میں رہنے والوں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی اور ان میں کئی بڑے نام ہیں جن میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے نام بہت زیادہ نمایاں ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اصحاب صفہ کا بہت خیال رکھتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صفحہ کو دس گاہ کی شکل دی اور یہ ایک ایسی درسگاہ تھی جو دو حصوں میں تقسیم تھی۔ دو حصوں میں ایک حصہ ایسا تھا جہاں تعلیم وتدریس کا کام سرانجام دیا جاتا تھا اس میں دین سکھایا جاتا تھا دینی احکامات کا حاصل کیا جاتا تھا دینی معاملات اور مسائل پر گفتگو ہوتی۔اصحاب صفہ یہاں مسلسل موجود رہتے اور اسی طرح صفہ کا دوسرا حصہ جو تھا وہ عبادات کے لئے مخصوص تھا یہاں پر ذکر و اذکار اور عبادت کی جاتی تھی اور یہاں رات کے وقت بھی صحابہ موجود رہتے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی بار تشریف لائے تو آپ نے ان دونوں حصوں کی خوب تعریف فرمائی۔ تحسین فرمانے کے ساتھ ہی یہ فرمایا کہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور یہ فرما کر آپ تعلیم وتدریس والے حصے کے اندر تشریف فرما ہوگئے۔درس وتدریس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکابر صحابہ بھی موجود ہوتے تھے اور وہ صحابہ کرام کو تعلیم دیتے تھے ان میں ایک نام عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔فرماتے ہیں میں نے اصحاب صفہ میں تمام صحابہ کو قرآن کی تعلیم دی اور لکھنا سکھایا ان پھر ان میں سے ایک نے مجھے تحفے میں کمان عطا کی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ درسگاہ کے لوگ تعلیم

یافتہ تھے اور وہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات ایسا ہوتا مہاجر بازار جا کر کام کرتے اور انصار کھیی باڑی کرتے لیکن محتاج آدمی جو تھے وہ سارا دن رسول اللہ کے ساتھ گزارتے اور آپ کی خدمت کرتے تھے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ رہتا اور آپ کی خدمت میں ہوتے وقت جو بات سنتا تھا اسے یاد کر لیتا تھا یا اپنے ذہن میں محفوظ رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر صفہ کے پڑھے لکھے لوگوں کو مختلف علاقوں کے اندر بھیجا تاکہ نئے مفتوحہ علاقوں میں جا کر لوگوں کو تعلیم دیں اور دینی ضروریات کو پورا کرنے کے طریقوں پر عمل کروائیں۔ چھوٹی چھوٹی مہمات یا جنگی حالات میں اصحاب صفہ کی خدمات لی جاتی تھی اور اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے ہر وقت حاضر رہتے تھے۔ اصحاب صفہ میں موجود کئی صحابہ میں سے ایک واثلہ بن اسقع کا نام آتا ہے یہ ننھے صحابی واثلہ وہاں بیٹھ کر قران مجید کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔[5] اسی طرح ایک اور صحابی یسار بھی تھے جن کے بارے میں روایت تھی کے وہ صفوان بن امیہ کے غلام تھے اور بعض کا خیال ہے کہ وہ بنی عبدالدار کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ بنی امیہ کے لوگ ان پر مظالم کرتے تھے تو ان کو حضرت ابوبکر نے آزاد کر دیا۔[6]

اصحاب صفہ کی تعداد

اسی طرح اصحاب صفہ کے حوالے سے حافظ ابنِ حجر عسقلانی کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے اصحاب صفہ کو دیکھے ہوئے ان کی تعداد ستر بتائی۔ مگر بعض رویات میں یہ تعداد اصحاب صفہ کے دیکھنے کی بات کہنا یہ اس جانب اشارہ ہے کہ ستر سے زائد اصحاب صفہ کی تعداد تھی۔ نیز 5ھ بئرِ معونۃ میں صفہ کے 71، ستر قرائِ صحابہؓ کرام شہید ہوئے، جن کو حضرت ابوہریرہؓ نے نہیں دیکھا تھا، چونکہ حضرت ابوہریرہؓ 7ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں۔ تو حضرت ابوہریرہؓ کا 71، ستر اصحاب صفہ کی رویت کا ذکر کرنا بئرِ معونۃ میں شہید ہونے والے 71، ستر اصحاب صفہ کے علاوہ ہے۔ اس طرح اصحاب صفہ کی مجموعی تعداد 141، ایک سو چالیس سے زائد ہوتی ہے۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام ابونُعیم اصبہانی نے اصحابِ صفہ کے اسماء ایک سو سے زائد شمار کرائے۔[7] جبکہ علامہ سیوطی نے اصحاب صفہ کے ایک سو ایک نام گنائے ہیں (جو ان کو معلوم ہوسکے) اور ایک مستقل رسالہ میں ان حضرات کے اسماء گرامی تحریر فرمائے ہیں، محدث حاکم نے اپنی مشہور کتاب مستدرک میں چونتیس نام تحریر فرمائے ہیں، حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں 43 نام لکھے ہیں، حافظ ابن حجر کی تحریر کے موافق ابن عربی اور سلمی نے بھی ان حضرات کے اسماء گرامی جمع کیے ہیں اصحاب صفہ کے اسمائے گرامی محمد حاکم نے مستدرک میں جن حضرات اصحاب صفہ کے اسمائے گرامی درج کیے ہیں۔ اصحاب صفہ کی تعداد کم و بیش ہوتی رہتی تھی بعض روایات میں ہے انکی ابتدائی تعداد ساٹھ اور بعض میں ساٹھ سے زائد بیان ہوئی ہے امام سیوطی نے ان کے ایک سو نام گنوائے ہیں جن میں کئی مشہور نام ہیں جن میں حضرت ابوزر غفاری، عمار بن یاسر، سلیمان فارسی، خذیمہ ابن یمان، ابو سعید خدری، حضرت ابی کعب، حضرت ابوہریرہ حضرت ابوعبیدہ، حضرت ابوزر غفاری، حضرت انس بن مالک، حضرت بلال حبشی، حضرت زید بن ثابت، حضرت، سعد بن ابی وقاص، حضرت عثمان، ، عبداللہ بن عباس، حضرت شداد، حضرت سالم، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عباللہ ابن مسعود جیسے نامور لوگ اصحاب صفہ کا حصہ رہے۔[8]

اصحاب صفہ کا طرز زندگی

"اصحاب صفہ' کی' معروف اصطلاح بنیادی طور پر صحابہ کرام کی ایک مخصوص جماعت کے لیے ہے۔ اِس سے صحابہ کرام کا وہ گروہ مراد ہے جو ذاتی گھر نہ ہونے کے باعث مسجد نبوی کے شمال مشرقی جانب میں مٹی کے ایک سائبان چبوترے' جسے عربی زبان میں 'صفہ' کہا جاتا ہے' پر مقیم تھا اور رات دن تعلیم و تربیت حاصل کرنے میں مگن رہتا تھا۔ صفہ صرف ایک چبوترہ نہ تھا بلکہ صحابہ کرام کے لیے دینی درس گاہ اور روحانی تربیت گاہ تھا۔ یہاں انہیں تعلق باللہ، محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مادیت پرستی سے کنارہ کشی، فکرِ آخرت، خودداری و قناعت، دانائی و حکمت اور میانہ روی و سادگی کے ساتھ ساتھ خلافت ارضی کا کاروبار سنبھالنے کے لیے کتاب اللہ اور سنت نبوی کی صورت میں آئین جہاں داری کی بھی بھرپور تربیت دی جاتی۔ اہل بیت کرام کے بعد اصحاب صفہ حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ترین لوگوں میں شامل تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پڑوسی تھے اور وہ آپ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں اپنے کھانے میں شریک فرماتے، اگر آپ کے کاشانہ اقدس پہ کھانے کو کچھ نہ ہوتا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل خانہ سے بھی بڑھ کر ان کے لیے فکر مند ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود انہیں دین کی تعلیم دیتے۔ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اصحاب صفہ میں صرف مذکورہ بالا لوگ ہی شامل نہ تھے بلکہ ان میں ایک معتد بہ تعداد ایسے انصار صحابہ کرام کی بھی تھی جنہوں نے ذاتی گھر اور وافر سہولیات میسر ہونے کے باوجود صفہ میں فقط اس لیے رہائش اختیار کر رکھی تھی کہ اس طرح انہیں صحبت نبوی ﷺ سے فیض یاب ہونے کا زیادہ سے زیادہ موقع ملے گا۔ ایسے صحابہ کرام میں حضرت کعب بن مالک، غسیل الملائکہ حضرت حنظلہ اور حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہم وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں قیام کے دوران صحبت نبوی ﷺ کی برکت کے باعث انہیں تعلیم و تربیت کے وہ قیمتی موتی میسر آتے جو انہیں کہیں سے بھی حاصل نہیں ہو سکتے تھے۔ جب مکۃ المکرمہ سے مدینہ عالیہ ہجرت کرنے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تو جس مہاجر صحابیؓ کو سر چھپانے کے لیے چھت میسر نہ ہوتی رسول کریم، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنی مسجد کے کونے میں واقع اس چبوترے پر رہنے کے لیے جگہ عطا فرماتے۔ اصحاب صفہ کی تعداد متعین نہ تھی بلکہ اس میں وقتاً فوقتاً کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ جب نئے وفود کی صورت میں متلاشیان حق حاضر ہوتے تو تعداد بڑھ جاتی اور جب ان میں سے کچھ تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد دعوت و تبلیغ اور اعلائے کلمۃ الحق کے لیے روانہ ہو جاتے تو ان کی تعداد کم ہو جاتی۔ یہ تعداد بعض روایات میں 70 اور بعض میں اس سے زیادہ بیان ہوئی ہے۔ اصح قول یہ ہے کہ قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں زلزلہ بپا کرنے والے ان چٹائی نشینوں کی تعداد 400 کے لگ بھگ تھی۔ جیسا کہ ابن جوزی کا قول ہے:

> فقر المهاجرين و من لم يكن له منزل يسكنه فكانوا ياوون الى موضع مظلل فى مسجد المدينة يسكنونه
>
> یعنی جن مسلمان مہاجرین کا گھر نہیں تھا وہ مدینہ منورہ کی مسجد نبوی کے سائبان کو گھر کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس کو گھر بنا کر رکھے ہوئے تھے۔[9]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب مختلف اجزاء و اشیاء پر لکھے ہوئے قرآن حکیم کو یکجا کرنے کی عظیم و حساس ذمے داری سپرد کرنے کا موقع آیا تو شیخین کریمین رضی اللہ عنہما نے اس کام کے لیے جس صحابی کا انتخاب کیا وہ اصحاب صفہ کی فارغ التحصیل نامور شخصیت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مبارک دور

میں انہیں لغت قریش پر قرآن حکیم جمع کرنے کے لیے جس صحابی نے تیار کیا وہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ ہیں اور اِن کا تعلق بھی اصحاب صفہ کی قدسی صفت جماعت سے ہے۔[10] روایت حدیث: اسی طرح اگر حدیث نبوی ﷺ کی خدمت کے میدان میں دیکھا جائے تو وہ تین صحابہؓ جن سے سب سے زیادہ احادیث مروی ہیں، وہ اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ ان میں سے ایک عظیم نام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہے جن سے کم و بیش 800 صحابہ و تابعین نے حدیث کا علم حاصل کیا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ دین کے بہت بڑے حصے کو بصورت حدیث امت تک پہنچانے میں اصحاب صفہ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ ویسے تو اصحاب صفہ کی علمی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے لیکن اختصار کے پیش نظر ہم نے صرف دو پہلوئوں سے جائزہ لیا ہے۔ علمی خدمات کی طرح اصحاب صفہ کی عملی خدمات بھی بہت شان دار اور اپنی مثال آپ ہیں۔ صفہ سے فیض یاب صحابہ کرامؓ کی مقدس زندگیوں کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت آشکار ہو گی کہ انہوں نے دنیا کے ہر شعبے میں قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔ اصحاب صفہ کے فضلاء میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بحرین کے والی، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کوفہ کے امیر، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ کے قاضی و وزیر، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یمن کے قاضی و معلم، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے دمشق کے قاضی، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مدائن کے والی اور حضرت ابن القرت رضی اللہ عنہ نے حمص کے گورنر کی حیثیت سے دنیا میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اصحاب صفہ میں سے اکثر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی خدمات جلیلہ کے باعث القابات سے نوازا، مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کو امت کا سب سے بڑا قرآن دان، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو امت کا سب سے بڑا حکمت دان، عشرہ مبشرہ میں شامل حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو امت کا امین، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اپنا راز دان، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو امت کا سب سے بڑا زاہد اور حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسیل الملائکہ قرار دیا"[11]۔

اصحاب صفہ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے اکثر کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا پھر بھی عبادت میں مشغول رہتے تھے ان کی زندگی صرف رسولؐ کی محبت اورﷲ کی عبادت تک محدود تھی ان میں بعذ صحابہ جنگل سے لکڑیاں لاتے اور انھیں بیچ کر گزارہ کرتے تھے۔ اہل صفہ نے ہر لحاظ سے تکلیف دہ زندگی بسر کی تھی ان میں سے بعض تعلیم یافتہ اصحابہ کو مختلف مقامات پر تبلیغ کے کام کے لئے بھیجا جاتا تھا ایک دفعہ ان میں سے کچھ صحابہ کو قبیلہ مرینہ کی درخواست پر ستر قراء کو کتاب و سنت کی تعلیم دینے کے لئے مدینہ سے باہر بھیجا گیا تھا لیکن افسوس انھیں دھوکے سے شہید کر دیا گیا تھا۔[12] ان صحابہ کا تعلق صرف صفہ یا عبادات تک ہی محدود نہ تھا بلکہ ان صحابہ کو بعض اوقات جنگی کاموں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا کبھی کبھار ایسا ہوتا کے مدینہ کی ریاست میں کسی گھر پر چھاپہ مارا جاتا تو ایسے میں یہ بہت کارآمد ثابت ہوتے جب کبھی کوئی ہنگامی صورت پیدا ہوتی تو ایسے میں ان اصحابہ سے مدد لی جاتی تھی اگر کسی چوٹی مہم پر ضرورت ہوتی تو جنگ پر جانے کے لئے آپ ﷺ اعلان فرما دیتے تو یہ لوگ جوق در جوق اپنی خدمات پیش کرتے فوج میں شامل ہو جاتے تھے اور ریاست کی تعمیر و تشکیل اور اس کے استحکام کیلئے بھرپور معاونت فراہم کرنے میں ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔[13] رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مکہ سے ہجرت کے بعد کفار کے ساتھ ہونے والی مہمات میں اصحاب صفہ کا کردار مسلمہ نظر آتا ہے جب غزوات و سرایات شروع ہوئے تو اصحاب صفہ نے بھرپور حصہ لیا۔ غزوہ بدر سے لیکر غزوہ خندق تک مصائب و آلام کے اس دور میں استقامت کا عظیم الشان مظاہرہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ خندق کی کھدائی کا موقع ان

کی لازوال قربانی کی بینظیر مثال ہے جب بھوکے و پیاسے ہونے کے باوجود بارگاہ رسالت میں پہنچ کر اپنے آپ کو پیش کیا۔ کہ ہم حاضر ہیں۔ شدید جاڑے میں خندق کی کھدائی ہو یا جنگ کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے رو گردانی نہ کی۔[14]

اصحاب صفہ کی فضیلت

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اصحاب صفہ کو بہت منفرد مقام حاصل ہوا اور ان کی ہی شان میں سورۂ کہف کی یہ آیت نازل ہوئی ہے:

"اور روک رکھ اپنی جان ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے پروردگار کو صبح و شام اسکی رضامندی حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں"[15]

رسول ﷺ کی خاص عنایت

اہل صفہ پر رسول ﷺ کی خاص عنایت تھی آپ انکا ہر لحاظ سے خیال رکھتے تھے ایک دفعہ مال غنیمت کے طور پر بہت سی کنیزیں حاصل ھوئیں اس موقع پر آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ ﷺ نے خدمت میں حاضر ہوے اور ایک خادمہ کے لئے درخواست کی آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ! نہیں ہو سکتا کہ تمھیں تو خادمہ دے دوں اور اہل صفہ بھوکے مریں ان کے خرچ کے لئے میرے پاس کچھ نہیں۔[16]

اصحاب کی علمی خدمات

صفہ ایک درس گاہ تھی جو دو صحابہ کو دین کی تعلیم دیا کرتے تھے اس میں ایک حصہ تعلیم و تدریس کے لئے تھا اور دوسرا حصہ فکر واذکار و عبادت کے لئے مخصوص تھا اس درس گاہ میں نبیؐ کے عالوہ صحابہ بھی تعلیم دیا کرتے تھے اس سلسلے میں حضرت عبادہ بن صامت کا بیان ہے کہ : میں نے صحابہ صفہ میں سے چند لوگوں کو قرآن مجید ور لکھنے کی تعلیم دی تو ان میں سے ایک نے مجھے ہدیہ کے طور پر کمان پیش کیا اس درس گاہ سے تعلیم یافتہ لوگوں کو تعلیمی ور تبلیغی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مختلف مقامات پر بھیجا جاتا تھا ایک بار رسول ﷺ تشریف فرما تھے ور آپ نے دونوں حصوں کی تحسین فرمائی ور کہا کے میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں یہ کہ کر آپؐ تعلیم و تدریس کے حلقہ میں گئے حضرت ابو ہریرہ جو اس درس گاہ کے ہی تعلیم یافتہ تھے بیان کرتے ہیں : ہمارے مہاجرین بھائی بازاروں میں اپنے کاروبار میں مصروف رہتے تھے ور انصاری کھیتی باڑی میں مصروف رہتے تھے میں محتاج آدمی تھا میرا زیادہ تر وقت رسول ﷺ کے ساتھ گزرتا تھا مہاجرین اور انصار میں جب کوئی آپ کے پاس موجود نہ ہوتا تو اس وقت میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا اور جن باتوں کو وہ بھول جاتے تھے میں اپنے ذہن میں محفوظ رکھتا تھا اس درس گاہ میں جو تعلیم دی جاتی تھی اور ان میں صحابہ کی جو خدمات ہیں۔[17]

قرآنی علوم ہی علوم نبوی ﷺ ہیں۔ جن کی تحصیل اور فروغ پر زور دیا گیا۔اس لیے وہ تمام علوم جن کی تحصیل پر قرآن مجید نے اس قدر زور دیا ہے عام طور ان علوم کی تقسیم دو طرح سے کی جاتی ہے۔ان میں سے ایک کو مادی یعنی مادی علوم اور دوسری قسم کو دینی یعنی روحانی علوم کہا جاتا ہے۔)ا(مادی علوم: مادی علوم سے مراد تمام سائنسی علوم اور ان کی شاخیں ہیں، یہ صرف علم حساب اور جغرافیہ تک محدود تھیں۔اصحاب صفہ تدریس کے دوران ان علوم کو خاص طور پر حاصل کرتے تھے۔ جن میں قران و حدیث بنیادی تھے مگر عصری علوم پر بھی توجہ دی جاتی تھی۔

کتابت قرآن

عہد نبی ﷺ میں قرآن پاک ایک مصحف کی شکل میں موجود نہ تھا ان عالوم کے ماہر صحابہ ہی تھے جن کے پاس قرآن پاک کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوتا تھا جب بھی وحی نازل ہوتی تو کاتبان وحی موجود ہوتے تھے جو نازل شدہ حصہ فورا لکھ لیتے تھے عہد نبیؐ میں قرآن مجید جمع کرنے والے وہ صحابہ تھے جن کے پاس قرآن پاس سب سے زیادہ محفوظ رہا جنہوں نے آپ کے ساتھ زیادہ وقت گزارا اور ان کا شمار بھی اصحاب صفہ میں ہوتا ہے امام بخاری نے تین حدیث روایت کی ہیں جن میں ان صحابہ کے نام ہیں جن کے پاس قرآن پاک جمع رہا عہد نبیؐ میں بھی اور ان کے وصال کے بعد حضرت قتادہ نے کہا چار آدمیوں نے ابی بن کعب، زید بن ثابت، معاذ، ابو ذر قرآن کی جمع وتدوین میں اہم کردار ادا کیا جو انصاری تھے۔

قرآت قرآن

علوم نبوی ﷺ میں ایک علم قرآت قرآن سے متعلق ہے ان فن میں اصحاب صفہ میں سے چار آدمی کو یہ شہرت حاصل ہے رسول ﷺ نے بھی ان چار آدمیوں کے بارے میں حکم دیا ہے کہ : "قرآن پاک ان چار آدمیوں سے لو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ : میں نے آپؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ قرآن مجید چار افراد سے لو عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ، ابی بن کعب ان کے علاوہ اور بھی صحابہ شامل ہیں جن میں حضرت علی اور حضرت عثمان اور حضرت زید بن ثابت شامل ہیں۔[18]

کتابت حدیث

رسول ﷺ کا ایک ایک قول لکھنا بھی اصحاب صفہ کا عظیم کارنامہ ہے یہی وجہ ہے کے رسول ﷺ کا ایک ایک قول آج مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے۔آپؐ کے دور میں کتابت حدیث کا انداز یہ ہوتا تھا کے آپؐ محفل میں تشریف فرما ہوتے اور صحابہ کرم آپؐ کے گرد حلقہ بنا کے بیٹھ جاتے تھے تو جو کچھ آپؐ ارشاد فرماتے وہ اسے لکھ کر محفوظ کر لیتے تھے اور کچھ صحابہ یاد کر کے محفوظ کر لیتے تھے۔کتابت حدیث کے حوالے سے آغاز میں صحابہ میں اختلاف تھا لیکن انہوں نے حدیث کو محفوظ رکھا اور امت تک پہنچایا۔ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ ہم رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو جو کچھ رسول ﷺ سے سنتے تھے اسے لکھتے تھے۔

تفسیر قرآن اور مفسرین اصحاب صفہ

قرآنی علوم اور علوم بنؐی میں سے یہ ایک اہم علم ہے تفسیر قرآن کا عمل صحابہ کرم کے دور میں ہی شروع ہو چکا تھا کیوں کے رسول ﷺ کے دور میں مفسر قرآن تو خدا رسول ﷺ تھے مفسر صحابہ کی تعداد بہت کم ہے ان صحابہ کو تفسیر قرآن میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے علامہ جلال الدین سیوطی نے صرف دس صحابہ کرم کے نام گنوائے ہیں جن کا شمار مفسرین قرآن میں ہوتا ہے ان میں حضرت علی بن ابی طالب ، ابو ہریرہ ، حضرت عبد اللہ بن عباس حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عبداللہ ابن مسعود قابل ذکر ہیں۔

علم القواعد

علوم میں ایک اہم ترین علم علم القواعد ہے اہل عرب اہل لسان تو تھے مگر قواعد سے نہ واقف تھے تو اصحاب صفہ میں سے حضرت علی اس فن میں نام کر گئے کیوں کے حصول علم کے دوران آپؓ قرآن مجید کے بہت سے علوم سے واقف ہو چکے تھے جس میں زیادہ نمایاں قرآن پاک کے قواعد ہیں۔اس کے عالوہ آپؓ نے اپنے دور خالفت میں حروف پر نقطے بھی لگوائے ور جن حروف کی آواز زبان کے اپر سے آتی ہے ان پر بھی نقطے لگوائے اور جن کی آواز زبان کے نیچے سے آتی ہے ان پر بھی نقطے لگوائے۔آپ کو قرآنی قواعد سے اگاہی تھی اس لئے آپؓ نے قواعد تحریر کی طرف توجہ دی۔

علم ناسخ و منسوخ

ناسخ نسخ سے فاعل کے وزن پر ہے جس کا مطلب ہے نسخ کرنے واال جبکہ منسوخ مفعول کے وزن پر ہے یعنی نسخ ہونے واال لغت میں نسخ کا معنی ہے: ازالہ کرنا، ایک چیز کو زائل کرکے اس کی جگہ دوسری چیز کو النا ایک شے کو دوسری جگہ منتقل کرنا یا بدل دینا۔سورۂ البقرہ کی آیت نمبر 106 میں ہے۔ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھال دیتے ہیں تو اس جیسی یا اس سے بہتر لاتے ہیں۔

علم اللسان

نبی ﷺ جب مدینہ تشریف لے گئے تو اس وقت حضرت زید بن ثابت کی عمر 41 سال تھی رسول ﷺ نے یہودی پر عدم عتماد ظاہر کرتے ہوے ان کی زبان و تحریر سیکھنے کا حکم دیا حضرت زید نے نصف ماہ میں یہودی کی زبان و تحریر سیکھنے میں قادر ہو چکے تھے حضرت زید کی ہی روایت ہے ہے کہ : رسول ﷺ نے انکو حکم دیا کہ یہودی کی زبان سیکھو پھر میں نے پندرہ دن میں سیکھ لیا اسی طرح اصحاب صفہ میں حضرت زید کا شمار رسول ﷺ کے قریبی صحابہ میں ہوتا تھا آپ کے بارے میں منقول ہے کہ : " حضرت زید بن ثابت بادشاہوں کی طرف خط لکھنے کے ساتھ ساتھ وحی بھی لکھتے تھے۔[19]

اختیاری مضامین

اصحاب صفہ کے نصاب میں کچھ اختیاری مضامین بھی شامل تھے جو انہوں نے حصول کے بعد اپنے معاشرے کے محروم افراد کو سیکھانے ور معاشرے کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ کتابت خوشخطی، علم حساب، علم تعبیر، علم موسمیات شامل ہیں۔

خلاصہ بحث:

دنیا میں کچھ ادارے اور کچھ اشخاص ایسے ہوتے ہیں جو رہتی دنیا تک کے لیے ایک ایسا کارنامہ سرانجام دے جاتے ہیں جو کبھی بھی تاریخ کے نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا۔ان اداروں میں ایک ادارہ عہد نبوی ﷺ کی بے مثال درس گاہ اور مدینۃ النبی ﷺ کی تاریخ ساز جامعہ '' صفہ '' ہے۔جس کے براہ راست معلم و عربی رسول انور ﷺ تھے۔آپ ﷺ ادارے کے بانی، مؤسس، صدر مدرس، معلم تھے۔آپ ﷺ براہ راست ہللا تعالٰی سے علم و معرفت کے انوار سیکھتے، اور اپنے رب کی طرف سے آپ ﷺ کی معیت کے لیے منتخب کردہ افراد) صحابہ کرام (کو سکھاتے۔اور صحابہ کرام ان ارشادات پر فوری عمل بجالتے اور اپنے لیے حرز جان بنا لیتے۔یہی نہیں جب صحابہ کرام نے دین اسالم کی اس اولین دینی درسگاہ ''صفہ '' سے ان اعلٰی علوم کو حاصل کیا تو اس کے بعد انہوں نے ان علوم کو ہو بہو بال کسی کمی وزیادتی کے شرق و غرب میں پھیلالیا۔جس کی بدولت رسالت

ﷺ آب ﷺ کی حیات طیبہ میں دین اسلام عرب سے نکل کر عجم میں اپنے قدم جما گیا اور پھر دنیا نے وہ دن بھی دیکھا کہ ان علوم نبوی ﷺ کی برکت سے دین اسلام کا جھنڈا طویل عرصہ تک بلند رہا۔ مختصر یہ کہ ''اصحاب صف '' نے خیر القرون کے قرن اول میں علوم نبوی ﷺ کے فروغ اور اس کی ترویج واشاعت میں ہمہ جہت علمی اور دینی خدمات انجام دیں۔ ان کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن وسنّت کی ترویج واشاعت کے ساتھ ساتھ فقہ وفتاوی مسندوں کو زینت بخشی، حدیث وسنّت کی اشاعت اور تدوین میں بھرپور کردار ادا کیا، علو م نبوی ﷺ کو فروغ دیا۔ رسول ہللا ﷺ کے مثالی پیغام اور تعلیمات کو دنیا تک پہنچایا۔ ان حضرات نے جہاں بھی سکونت اختیار کی، یا جہاں بھی انہیں بھیجا گیا وہاں بھی انہوں نے علم کی شمع روشن کی، ان تفصیالت سے پتہ چلتا ہے کہ ''صف ''در حقیقت علمودانش کا ایک مرکز اور گہوار ہتھا۔ جہاں سے نور نّوت اور علم نبوی ﷺ کیکرنیں پھوٹیں اور اصحاب صف کی بے مثال کوشش وکاوش اور ابالغ کی بدولت پورا عالَم ان کے نور سے منّور ہو گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آج ایک بار پھر علوم نبوی ﷺ کی منتقلی کو اثر انگیز بنانے کے ساتھ ساتھ ان علوم کے فروغ کے لیے بحثیت فرد، قوم، ریاست اپنا کردار ادا کیا جائے اور دنیا کو حقیقی علوم سے بہرور کیا جائے۔ جس سے معاشرہ نہ صرف ارتقاء کی جانب گامزن ہو گا۔ بلکہ ایک مثالی معاشرہ کی تعمیر و تشکیل کی رہ ہموار ہو گی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] *Al Kahf, Al Āyah: 28.*

[2] *-Buhārī, Muḥmmad Ismāīl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Sharḥ Fataḥ al Bārī, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al ʻIlmiyyah, 1419AH,Vol: 4, P: 56*

[3] *- Dehlavī, Shāh ʼAbdul Ḥaq Madārij al Nubuwwat, (Nāshir: Lāhūr: Dār al ʼUlūm,, 2020AC, Vol: 2, P:68*

[4] *Al Kahaf, Al Āyah: 58*

[5] *Muḥmmad Bin Saʼad, Tabqāt ibni Saʼad, (Nāshir: Nafīs Academy Karāchī, 1986AC, Vol: 7, P:407*

[6] *- Ibni Kathīr, Tārīkh Ibni Kathīr,(Nāshir: Nafīs Academy Karāchi, 1985AC, Vol-2, P:.599*

[7] *Al Ḥākim, Mustadrak, (Nāshir: Cairo, 1962, Vol:3, P:18*

[8] *Ibid*

[9] *Ibni Kathīr, Al Nihāyah, Vol-3, P:37*

[10] *N. Afḍal, Tārīkhi Islām, Lāhūr, 2011ac, P:133*

[11] *Tabqāt Ibni Saʼad, P:232*

[12] *Tabqāt Ibni Saʼad, P:255*

[13] *Fatḥ al Bārī, Vol:1, P:635*

[14] Dr. M. Jalīl, Tārīkh Islām, (Nāshir: Lāhūr, 1992AC, P: 263
[15] Al-Kahaf, AL Āyah: 28
[16] Ṣaḥīḥ Bukhārī, Vol.2, P:807
[17] Ibni Sa'ad, Tabqāt ibni Sa'ad, Vol-3, P:41.
[18] Mas'ūdī, Murwaj al Dhahab,(Nāshir: Nafīs Akademy, Private limited, Karachi, 1986AC), P:234
[19]N. Afḍal, Tārīkh Islām, P:139